اهلاً وسهلاً ومرحبا

نسیم حجاز

حجاز مقدس کی خاک اور نسیم حجاز ہماری روح کی تسکین کا باعث ہے علامہ اقبالؒ اسی نسیم حجاز کے آنے کی آرزو میں ''سر آمد روز گار ایں فقیرے'' کہہ گئے۔ مملکت سعودی عرب کے دو مقتدر ارکانِ سلطنت آج یہاں موجود ہیں۔ جن کی آمد ہمارے لیے حجاز مقدس سے آنے والی توحید کی نسیم حجاز ہے جس سے ہماری روح تازہ ہو گئی ہے۔ ارض مقدس عرب شریف کو اللہ وحدہٗ لاشریک نے، اسی توحید کے تحفظ کیلئے، آل سعود کے سپرد کیا ہے۔ اس لیے یہ حکومت توحید کی آسمانی امانت کی امین ہے یہی وہ مملکت ہے جہاں ''لا اله الا الله محمد رسول الله'' کی حکمرانی ہے۔ اسی کا اثر ہے کہ یہاں جرائم کی شرح الشاذ کالمعدوم ہے۔ آل سعود کے بادشاہوں نے خادم حرمین شریفین کا لقب پسند کیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی شریف اسلام کے دو ایسے سرچشمے ہیں جہاں سے قرآن وسنت کا دریا پورے زور شور سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی کشتِ توحید کو سیراب کر رہا ہے۔ مشیت الٰہیہ یہ ہوئی کہ روئے زمین پر ایک مملکت اسلام کے ماڈل کے طور پر موجود رہنی چاہیے جو ابلیسی نظام ہائے زندگی کے مقابلے میں، اسلامی نظامِ زندگی کی بہاریں دکھاتی رہے اور باطل کی ظلمتوں کے مقابلے میں حق کا نور پھیلاتی رہے اور وہ مملکت سعودی عرب ہے۔

سعودی عرب سے ہماری محبت، اتنی گہری، اتنی مضبوط اور اتنی مستحکم اور اتنی غیر متزلزل ہے جسے بالفعل سمندروں سے گہری، چٹانوں سے بڑھ کر مضبوط اور اجرام فلکی سے زیادہ بلند کہا جا سکتا ہے۔ ہم نے امریکہ سے کیا کیا رشتے نہ جوڑے اور کیا کیا امیدیں نہ وابستہ کیں مگر ہائے افسوس کہ اس نے ہمیشہ دغا دی جبکہ آل سعود کے بادشاہوں نے قیام پاکستان سے لے کر آج ہم سے وفا کے ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیئے جن پر اہل فلک بھی واہ واہ کہتے ہیں۔ چونکہ اس مودت ومواخات پر کبھی آنچ نہیں آئی اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس رشتہ پر اللہ تعالیٰ بھی راضی ہے۔

آل سعود کی گورنمنٹ اور حجاز مقدس کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لیے بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی سے ہماری ایمانی محبت اور آل سعود کی حکومت سے ہماری عقیدت دونوں ایک دوسرے کا جزو لاینفک ہے۔

ایمانی محبت کے کعبے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہیں اور ان کی محافظ سعودی گورنمنٹ ریاض میں ہے۔ اگر موخر الذکر سے بے وفائی کی جائے تو قدرتی طور پر اول الذکر سے بے وفائی لازم آتی ہے جس کے مرتکب مسلمان ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اسلامی دنیا کے ممالک کا اتحاد دہشت گردی کے خلاف ہے اور اس کا مسلمانوں کے مسلکی تنوع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا یہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں یہ پاسباں ہمارا

اسلام کا مدار بیت اللہ شریف ہے۔ اگر خدانخواستہ واقعی اس مدار کو کبھی کوئی خطرہ لاحق ہو تو اہل پاکستان، اس کی حرمت پہ کٹ مرنے کیلئے کفن بردوش، کسی سے پوچھے بغیر سوئے دیار مصطفیٰ ﷺ جوق در جوق، کارواں در کارواں پورے سوز و ساز اور شوقِ شہادت کے ساتھ چل پڑیں گے اور معرکہ ہائے بدر و حنین کی تاریخ دہرا دیں گے۔ ہمارے اور اہل حرم کی دھڑکنیں اور ہماری سانسیں سانجھی ہیں۔ ہمارا جرنیل تو وہاں پہنچ گیا ہے۔ ہم اس کی سپاہ ہیں۔ ہم ایسی سپاہ ہیں جو صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے لڑتے ہیں۔

یہ موقع مناسب ہے کہ ہم اپنے عظیم اسلامی ممالک ایران کی قیادت سے التماس کریں اور التماس سے پہلے، ان کی توجہ شام پر امریکہ کے تازہ حملہ کی طرف دلاتے ہیں اور نہایت دردمندی سے التجا کرتے ہیں کہ یہ وقت سنی شیعہ کے داخلی اختلافات کا نہیں بلکہ دشمنان اسلام کے تیور دیکھنے کا ہے۔ امریکہ اور اس کے حواری، شیعہ سنی کے نہیں بلکہ اسلام کے دشمن ہیں۔ شام میں اسد کا اقتدار بچانا، کوئی فریضہ اسلام نہیں ہے جبکہ اسلام کو بچانا فرض عین ہے۔ سنی اور شیعہ کا جھگڑا اسلام کے اندر ہے۔ خاکم بدہن، اسلام نہ رہا تو کہاں کا سنی اور کہاں کا شیعہ۔ کہاں کا بریلوی، دیوبندی اور کہاں کا اہل حدیث۔

اس لیے ایرانی قیادت اب عجمی اسلام کی نمائندہ نہ رہے بلکہ آگے بڑھے اور دہشت گردی کے خلاف عربی اسلام کے اتحاد میں شامل ہو جائے۔ یہی ہماری، ان کی اور اسلام کی ضرورت ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عجمی اور عربی کی تمیز مٹا کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔

علمائے اسلام توجہ فرمائیں

سرگودہا کے چک نمبر 95 شمالی میں علی محمد گوجر کے استھان پر جو خونی واقعہ رونما ہوا اور جس میں